



سوال : السلام علیکم، کیا اقامت کے وقت مفتخری کو اقامت کا جواب دینا چاہیے؟ یا اقامت کے وقت مفتخری کو کیا کرنا چاہیے؟ والسلام

جواب : اقامت بھی اذان کے حکم میں ہے لہذا اقامت سننے والے کے لیے مشروع ہے کہ وہ اقامت کرنے والا کا جواب دے۔ شیخ صالح المجد فتویٰ کمیٹی کا فتویٰ نقل کرتے لکھتے ہیں :

السؤال : سمعت بحسن الناس اداؤاً قاتل المودون في إقامته الصلاة : (قدّماً قاتل الصلاة)، يسألون عن ذلك : (اقامها اللہ وآدمها) فعل بدأ صحیح ؟

الصحاب :

الحمد لله

الاصل في العبادات التوقيف ، ولا يعبد اللہ إلا بما شرع . ولم يثبت عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أن قال حبساً سمع الواقمة : أقامها اللہ وآدمها ، ولكن روی أبو داود وفي سنن دکوك من طريق صنفیت ، قال : حدثنا سليمان بن داود الحنفی حدثنا محمد بن ثابت ، حدثني رجل من أهل الشام ، عن شریعت حوشب ، عن أبي نامة بن الحسن من أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم ، أن لا لأنفع في الواقمة ، فلما قال : قدّماً قاتل الصلاة ، قال صلی اللہ علیہ وسلم : (اقامها اللہ وآدمها) وبسبب صفة آن في سند رجلها بسما ، والبعض لا يصح تبر ، وبذلك يتبين آن قوله : (اقامها اللہ وآدمها) عند قول الحنفی : (قدّماً قاتل الصلاة) غير مشروع : بعدم ثبوته عنه صلی اللہ علیہ وسلم ، وإنما الأفضل أن يقول الحنفی ، لا يتأذى ، وفقاً للنبي صلی اللہ علیہ وسلم : (إذا سمعتم المودون فتووا مثل ما يتعلّم) .

وبالله التوفيق . وصلی اللہ علی نبیہ محمد وآلہ واصحیہ وسلم ۱۴ شنبی .

الحضری بالامیرية بحوث الحکیمیہ والافتاء .

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز ... الشیخ عبد المرزاق عصیانی ... الشیخ عبد اللہ بن عثیان ... الشیخ عبد اللہ بن فتوود .

"الفتاوى الحضری بالامیرية بحوث الحکیمیہ والافتاء" (24/215).